روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
CPL 61
213029
ہفتہ 10- اکتوبر 1998ء 18 جمادی الثانی 1419 ہجری- 10- اخاء 1377 ہش جلد 48-83 نمبر 225

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سچائی بنیادی حکم ہے

ابو سفیان کی ایک طویل روایت میں درج ہے کہ قیصر روم ھرقل نے مجھ سے پوچھا کہ مدعی نبوت (یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم) تمہیں کیا تلقین کرتا ہے تو میں نے کہا۔ وہ کہتا ہے کہ اللہ کی عبادت کرو کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور باپ دادا کے عقائد ترک کر دو۔ اور وہ ہمیں نماز' سچائی' پاکیزگی اور صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے۔

(صحیح بخاری باب بدء الوحی)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

عام طور پر دنیا دار کہتے ہیں کہ سچے بولنے والے گرفتار ہو جاتے ہیں مگر میں کیونکر اس کو باور کروں؟ مجھ پر سات مقدمے ہوئے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے کسی ایک میں بھی ایک لفظ بھی مجھے جھوٹ کہنے کی ضرورت نہیں پڑی۔ کوئی بتائے کہ کسی ایک میں بھی خدا تعالیٰ نے مجھے شکست دی ہو۔ اللہ تعالیٰ تو آپ سچائی کا حامی اور مدد گار ہے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ وہ راستباز کو سزا دے؟ اگر ایسا ہو تو دنیا میں پھر کوئی شخص سچ بولنے کی جرأت نہ کرے اور خدا تعالیٰ پر سے ہی اعتقاد اٹھ جاوے۔ راستباز تو زندہ ہی مر جاویں۔

اصل بات یہ ہے کہ سچ بولنے سے جو سزا پاتے ہیں وہ سچ کی وجہ سے نہیں ہوتی وہ سزا ان کی بعض اور مخفی در مخفی بدکاریوں کی ہوتی ہے اور کسی اور جھوٹ کی ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے پاس تو ان کی بدیوں اور شرارتوں کا ایک سلسلہ ہوتا ہے۔ ان کی بہت سی خطائیں ہوتی ہیں اور کسی نہ کسی میں وہ سزا پا لیتے ہیں۔

میرے ایک استاد گل علی شاہ بٹالے کے رہنے والے تھے۔ وہ شیر سنگھ کے بیٹے پرتاپ سنگھ کو بھی پڑھایا کرتے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ شیر سنگھ نے اپنے باورچی کو محض نمک مرچ کی زیادتی پر بہت مارا تو چونکہ وہ بڑے سادہ مزاج تھے انہوں نے کہا کہ آپ نے بڑا ظلم کیا۔ اس پر شیر سنگھ نے کہا۔ مولوی جی کو خبر نہیں۔ اس نے میرا سو بکرا کھایا ہے اسی طرح پر انسان کی بدکاریوں کا ایک ذخیرہ ہوتا ہے اور وہ کسی ایک موقعہ پر پکڑا جا کر سزا پاتا ہے جو شخص سچائی اختیار کرے گا' کبھی نہیں ہو سکتا کہ ذلیل ہو اس لئے کہ وہ خدا تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کی حفاظت جیسا اور کوئی محفوظ قلعہ اور حصار نہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 638-639)

اور سزائیں مجھے ملیں۔ لیکن ان گواہوں میں سے کئی ایسے ہوتے تھے۔ جو قسم کھا کر بھی جھوٹ بولتے تھے۔ مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم جو ہمارے بڑے بھائی تھے۔ اور ای۔ اے۔ سی تھے وہ اپنا تجربہ سنایا کرتے تھے کہ جتنا کوئی قرآن کریم ہاتھ میں لے کر جوش سے گواہی دیتا تھا میرے تجربہ میں اتنا ہی وہ جھوٹا ہوتا تھا۔ وہ ایک لطیفہ سنایا کرتے تھے۔ کہ ایک شخص جو میرا اچھا واقف تھا۔ اس کا مقدمہ میرے سامنے پیش ہوا۔ وہ کہنے لگا۔ مجھے کوئی اور تاریخ دی جائے کیونکہ جو گواہ میں نے پیش کرنے تھے وہ فلاں فلاں وجہ سے حاضر نہیں ہو سکتے۔ میں نے ہنس کر کہا۔ میں تو تمہیں عقلمند اور ہوشیار آدمی خیال کرتا تھا۔ لیکن اب میری طبیعت پر یہ اثر ہوا ہے کہ تم بیوقوف ہو۔ وہ کہنے لگا۔ کیوں؟ میں نے کہا گواہوں کے لئے جگہ اور وقت کی کیا ضرورت ہے۔ اگر تمہاری جیب میں کچھ ہے تو روپیہ اٹھنی دے کر بعض آدمی گواہی کے لئے لے آؤ۔ چنانچہ وہ باہر چلا گیا۔ اور عملی طور پر تھوڑی دیر میں ہی کچھ گواہ لے آیا۔ گواہی لیتے ہوئے میں ہنستا بھی جاؤں اور مذاق بھی کرتا جاؤں۔ وہ لوگ قرآن کریم سر پر رکھ کر اور قسمیں کھا کھا کر کہتے تھے کہ واقعہ یوں ہوا ہے۔ حالانکہ تھوڑی دیر ہوئی میں نے خود مدعی کو اس غرض کے لئے باہر بھیجا تھا کہ وہ کچھ دے دلا کر چند گواہ لے آئے۔ جب وہ گواہی دے چکے تو میں نے انہیں پکڑا اور کہا تم بڑے کذاب ہو۔ تمہیں واقعہ کا علم ہی نہیں لیکن محض چند ٹکوں کی وجہ سے تم اتنا جھوٹ بول رہے ہو کہ قرآن کریم کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ اب جس قوم کی یہ حالت ہو اس کا یہ کہنا کہ ہم کامیاب کیوں نہیں ہوتے بالکل غلط بات ہے۔ دنیا میں وہی قومیں جیتا کرتی ہیں جن میں صداقت ہوتی ہے۔

("مشعل راہ" 703-702)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

انسانی اخلاق کا بنیادی حصہ سچائی ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

اس زمانہ میں سب سے بڑی ضرورت سچائی کی ہے۔ انبیاء نے اس پر خاص زور دیا ہے۔ اور انسانی اخلاق کا یہ ایک بنیادی حصہ ہے۔ سچائی اور راستی پر کوئی ایسا وقت نہیں آیا۔ جب اس کی ضرورت نہ سمجھی گئی ہو بلکہ کفار کے نزدیک بھی یہ چیز بڑی قیمتی سمجھی جاتی تھی۔ اور شاید ہی کسی زمانہ میں اسے ترک کرنا جماعتی اور سیاسی طور پر تسلیم کیا گیا ہو۔ مگر اس زمانہ میں سیاسی اور قومی مفاد کے لئے جھوٹ کو جھوٹ سمجھا ہی نہیں جاتا۔ بلکہ اسے ایک نہایت ضروری چیز قرار دیا جاتا ہے اور یہ مرض اس قدر پھیل گیا ہے۔ کہ ہمارے ملک میں لوگ بڑے اطمینان کے ساتھ قسمیں کھا کھا کر جھوٹ بولتے ہیں۔ اور ساتھ ہی اس بات پر ناراض بھی ہوتے ہیں۔ کہ ہمارے اس جھوٹ کو سچ تسلیم کیوں نہیں کیا جاتا۔ عدالتوں میں پہلے یہ رواج تھا۔ کہ گواہ کے ہاتھ میں قرآن کریم دے کر اس سے قسم لیتے تھے۔ اور اس کا مطلب یہ ہوتا تھا کہ قرآن کریم میں جو وعید نازل ہوئے ہیں انہیں مدنظر رکھتے ہوئے میں قسم کھاتا ہوں۔ اور اگر میری قسم جھوٹی ہو تو مذکورہ وعید

تحریک جدید کیا ہے

"تمام لوگوں تک پہنچنے کے لئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے۔ ہمیں روپے کی ضرورت ہے۔ ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے۔ ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں اور انہی چیزوں کے مجموعے کا نام تحریک جدید ہے"

(روزنامہ الفضل 2- دسمبر 42ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

اصل لذت بقا کی لذت ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

جماعت احمدیہ کو اس کی حقیقت کو سمجھنا چاہئے خواہ وہ شروع میں عجیب لگے لیکن بالکل درست ہے کہ ہر اعلیٰ لذت انسان کی تمنا کے آخری نقطے کے حصول کا نام ہے۔ اگر دنیا میں رہنا اور دنیا میں رہنے کا ذریعہ لذت کا موجب بن جائے تو اسی کا دوسرا نام جنسی لذت ہے۔ انسان جنسی لذت اس لئے حاصل کرتا ہے کہ اس ذریعہ سے اس کا دنیا میں ہمیشہ کے لئے رہنا یعنی اس کی بقا ممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس غرض سے یہ لذت انسان کو عطا فرمائی تھی اور حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ نے یہ لذت نہ عطا کی ہوتی تو کوئی انسان یہ بھیانک تصور کر بھی نہیں سکتا تھا کہ مرد اور عورت ایک دوسرے سے خلاء ملا کریں۔ وہ پاگل تو نہیں ہو گئے خواہ مخواہ خلاء ملا کریں۔ ایک دوسرے کو جوتیاں ماریں اور دھکے دیں کہ یہ کیا بکواس کر رہے ہو تم لوگ۔ اور نسل انسانی دنیا سے مٹ جاتی مگر جنسی تعلقات اس کو جاری رکھنے کے ضامن نہ بن سکتے۔ فرمایا یہ بقاء لذت ہے اصل میں 'اسے رفتہ رفتہ جنسی لذت سمجھ لیا گیا آخری تجزیہ میں بقاء کی لذت کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے۔ فرمایا بندہ اپنے رب سے تعلق کی بناء پر ایک دائمی بقاء حاصل کرتا ہے ایسی بقاء جسے دنیا کی بقاء کے مقابل پر وہی نسبت ہے جیسے آسمان کے مقابل پر زمین کو ہو۔ زمین زمین ہی ہے آسمان آسمان ہی ہے۔ پس اس آسمانی تعلق کو لوگ تعجب سے دیکھیں کہ اس کا جنس کے ساتھ کیا رشتہ بنا لیکن نا سمجھ ہیں جو اس تعلق کو نہیں سمجھ سکتے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے کھول کھول کر بیان فرمایا ہے بقاء کے سوا جنس کی اور کوئی لذت نہیں ہے۔ اور اگر اس بقاء کے خیال کو چھوڑ دو گے تو رفتہ رفتہ یہ لذتیں سب غائب ہو جائیں گی۔ اس کا ایک ثبوت ہم نے اس دنیا میں اس دور میں دیکھا ہے۔ ہم جنس پرست رفتہ رفتہ خدا کی لعنتوں کا شکار ہو رہے ہیں اور مٹائے جا رہے ہیں۔ ایسی بیماریوں میں مبتلا ہو چکے ہیں اور معاشرے کو مبتلا کر رہے ہیں جو نسل انسانی کی بیخ کنی کر رہی ہیں اور ان کے مقابلے کی کوئی طاقت نہیں ہے۔ اب یہ آئندہ وقت آئندہ چند سال آپ کو بتائیں گے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کی تقدیر ان لوگوں کا صفایا کر رہی ہے جیسے حضرت لوطؑ کے زمانے میں ان بد بخت بستیوں کا صفایا کیا گیا تھا۔

تو ایک مقصد بھی ہے اور ایک مقصد پر نظر رکھنے والا بھی ہے یہ ایک دوسری بات ہے۔ اس کی طرف حضرت مسیح موعود نے توجہ دلائی ہے کہ باطل نہیں ہے۔ جو اس کو باطل سمجھے گا وہ مٹا دیا جائے گا' اس کی ہستی باطل ہو جائے گی۔ پس لذتیں اس لئے عطا کی گئی تھیں کہ ایک مقصد حاصل کرنا تھا۔ مقصد کو بھلا کر لذتوں کی پیروی کرو گے تو اسی کا نام دنیا داری ہے' اسی کو مادیت کہا جاتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات سے تمہیں ملانے کے لئے تمہاری بقاء اپنی ذات سے ملنے کے ساتھ معلق کر دی ہے۔ اگر تم رب کے بندے بنو گے اور بندے کی عبودیت کا رب سے تعلق قائم ہو گا تو جتنا یہ تعلق حقیقی ہو گا تمہیں اس کی لذت زیادہ محسوس ہو گی یہاں تک کہ دنیا کی ہر لذت اس کے سامنے حقیر ہو جائے گی۔ یہ وہ مضمون تھا جسے بعض (مخالفوں) نے نہ سمجھ کر طرح طرح کی پھبتیاں کسیں اور مذاق اڑاتے رہے' اب بھی اڑاتے ہیں۔ اپنے لٹریچر میں جو اس قسم کی لغویات حضرت مسیح موعود کی طرف منسوب کر کے پھیلاتے ہیں کہ گویا (اللہ پناہ دے۔ حضرت بانی سلسلہ) یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ میں دنیا کی بیویوں کی طرح اپنے رب کے حضور پیش ہوا۔ اس قدر جاہلانہ حرکت ہے اور ان سے ان جاہلانہ حرکت کے سوا اور کوئی امید ہو بھی نہیں سکتی 'ان کی اڑان ہے ہی نہیں۔ ان کو تو آسمان کی طرف چھلانگ لگانا بھی نصیب نہیں۔ (۔) پس ان کو بھول جائیں 'ان کی ایذا رسانی کی پرواہ نہ کریں لیکن اس عرفان الٰہی پر ہاتھ ماریں اور مضبوطی سے اسے پکڑ لیں جو حضرت مسیح موعود نے ہمارے سامنے پیش فرمایا ہے۔ بندے کا رب سے تعلق اس کی بقاء کا ضامن ہے۔ اور اگر عارضی دنیا کی بقاء لذت کا موجب ہو سکتی ہے تو اپنے رب سے دائمی بقاء کے تعلق میں جو لذت آنی چاہئے اگر وہ نہ آئے تو اپنی فکر کریں یقیناً آپ بیمار ہیں۔ یہ بیماری ہے جس کی طرف حضرت مسیح موعود بار بار توجہ فرماتے ہیں اور متوجہ کرتے ہیں۔ اسی لئے فرمایا "عورت اور مرد کا جوڑ تو باطل اور عارضی جوڑا ہے" جو میں آپ سے عرض کر رہا ہوں یہی بات ہے جو حضرت مسیح موعود فرما رہے ہیں۔ عورت اور مرد کا جوڑا ہمارے نزدیک اگر بہت ہی اعلیٰ ہو تو عظیم الشان لذتوں کا حامل ہو سکتا ہے۔ (الفضل ربوہ 21- مارچ 1998ء)

پِلا دے ساقی

ہمارے سینہ میں ایسی سوزش ہے راکھ کر دے جَلا جَلا کر
یہ آگ دل کی نہیں ہے بجھتی۔ تھکے ہیں ہم تو بجھا بجھا کر
یہ مَوت ہم کو دِکھا رہی ہے عجیب نقش و نگارِ ہستی
ہزاروں خاکے اُڑا اُڑا کر۔ ہزاروں نقشے جما جما کر
بندھی ہے جنگی ہَوا یہاں پر۔ ہوائی قلعے بنا رہے ہیں
کریگی برباد انکو اِک دن۔ ہوائے دُنیا اُڑا اُڑا کر
ہے چند روزہ یہ فانی دُنیا۔ رہا نہ کوئی نہ یاں رہے گا
گھٹا رہا ہے سرور دِل کا تُو حرص اپنی بڑھا بڑھا کر
جہازِ عمرِ رواں نہ ڈوبے تھپیڑے موجوں کے آ رہے ہیں
نسیم عشرت نہ کر دے غافل۔ تھپک تھپک کر سُلا سُلا کر
کہا شرارے نے کُچھ چمک کر۔ بتایا غنچہ نے پھر چٹک کر
وہ راز رکھتے تھے صُوفی صاحب جو ہم سے اتنا چھُپا چھُپا کر
تو میری آنکھوں میں نور بنکر تو میرے دل میں سرور ہو کر
ضرور آ جا کہ تجھ کو اے جاں ہے پایا صدمے اٹھا اٹھا کر
پِلا دے ساقی پِلا دے ساقی نہ رہنے دے آج کُچھ بھی باقی
ہمیں تو دِلبر سے کر مُلاقی کہ تھک گئے ہم مَنا مَنا کر
یہ حوضِ کوثر پہ کون بیٹھا ہے مستِ جامِ الست ساقی
کہ بادہ نوش آج پی رہے ہیں علانیہ سر ہلا ہلا کر
گناہ گاروں سیاہ کاروں پہ ابرِ رحمت کا ایک چھینٹا
ترس رہے ہیں ترسنے والے نگاہیں اپنی اُٹھا اُٹھا کر
وہ چرخِ رفعت کا تارا بنکر۔ ضرور چمکے گا اِک دن آخر
بنے جو خاکِ رہِ محمدؐ - وُجود اپنا مِٹا مِٹا کر
جہاں کی چیزوں سے سرد کر دے محبّت اپنی وگرنہ اکملؔ
یہ حرصِ دُنیا وُہ آگ ہے جو بھسم کرے گی جَلا جَلا کر

حضرت قاضی محمد ظہور الدین اکملؔ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبرکات

ابتلا ترقیات کا موجب ہوتے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا پہلا خطبہ جمعہ

مسند امامت پر فائز ہونے کے بعد 20 مارچ 1914ء کا خطبہ

حضرت صاحب نے سورہ احزاب کا دوسرا رکوع پڑھ کر فرمایا۔ دعویٰ کرنے کو تو سب لوگ کر سکتے ہیں۔ لیکن آزمائش کے وقت اور امتحان کے موقعہ پر ہر انسان کی صداقت کا پتہ لگتا ہے اور اس وقت اس کے دعووں کا پتہ لگتا ہے کہ آیا وہ ٹھیک دعوے تھے یا کہ غلط۔ بہت لوگ اپنے آپ کو دلیر اور بہادر سمجھتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ ہم تمام قوموں سے ممتاز ہیں لیکن مصیبت کے وقت ان کے تمام دعوے کھل جاتے ہیں اور ان کی حقیقت معلوم ہو جاتی ہے اس وقت مدعی اپنے تمام دعوے بھول جاتے ہیں۔ اور بجائے شیخی جتلانے کے اب پھر وہ ڈرنا شروع کر دیتے ہیں۔

چوہوں کی مثل مشہور ہے کہ ایک دفعہ بلی سے جو چوہے ست گئے تو چوہوں نے باہم مل کر مشورہ کیا کہ بلی جب آوے تو اسے پکڑ لو۔ تو کسی نے کہا میں اس کے ہاتھ کو لپٹ جاؤں گا کسی نے کہا کہ میں اس کا کان پکڑ لوں گا۔ کسی نے دم۔ کسی نے کچھ۔ غرضیکہ ساری چیزیں انہوں نے تقسیم کر لیں۔ ان میں ایک بوڑھا چوہا بھی تھا۔ اس نے کہا کہ تم سب کچھ پکڑ تو لوگے۔ لیکن اس کی میاؤں کو کون پکڑے گا۔ اس نے جب ایک ہی آواز دی تو تم سب ڈر کر بھاگ جاؤ گے کوئی وہاں نہ ٹھہرے گا۔

در حقیقت بہت سے لوگ ضدی ہوتے ہیں۔ ابتلاؤں کے وقت استقامت نہیں دکھا سکتے بزدلی دکھاتے ہیں۔

سب انبیاء کے زمانہ میں ایسا ہوا۔ اور تمام ماموروں کے زمانہ میں بھی لوگوں کے ساتھ ایسا ہی ہوا اور ان پر مصائب آئے۔ نیک لوگوں کے ساتھ بھی ایسا ہوتا ہے کہ جب وہ خدا کے رستہ میں پاؤں مارنا چاہتے ہیں تو ان کی آزمائش ہوتی ہے۔

اگر کوئی کہے کہ اللہ تعالیٰ تو جانتا ہے اور وہ علم والا ہے تو اسے آزمائش کرنے کی کیا ضرورت ہے امتحان تو وہ لیتے ہیں جنہیں علم نہیں ہوتا وہ امتحان لے کر دیکھتے ہیں کہ یہ آدمی کیسا ہے اور جب انہیں اس کا پتہ لگ جاتا ہے تو اسے مناسب انعام دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کو کیا ضرورت ہے کہ وہ آزمائش کرے وہ لاعلم تو نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کی آزمائش میں بھی ایک بہت بڑا فائدہ مد نظر ہے اور وہ فائدہ یہ ہے اور اس امتحان کی غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ آدمی اپنی حالت کو سمجھ لیتا ہے کہ اس کی کیسی حالت ہے اور اس کے ایمان کی کیا حالت ہے۔ اپنے آپ کو تو ہر ایک شخص ہی نیک اور بڑا متقی اور پارسا سمجھتا ہے اور اپنے ایمان کو دوسرے آدمی کے ایمان سے زیادہ مضبوط سمجھتا ہے۔ زید اور بکر جب ان دونوں کی خدا تعالیٰ آزمائش کرتا ہے۔ تو اگر زید کم ہمت بہ نسبت بکر کے نکلے۔ تو اس وقت یہ شکایت اس کو نہ رہے گی کہ کیوں مجھ سے زیادہ بکر پر انعامات کئے جاتے ہیں اور مجھے کیوں کم نعمت ملتی ہے اور اسے شک کی گنجائش نہ ہو گی۔ تو انسان کو آزمائش میں پڑ کر اپنی حالت کا پتہ لگ جاتا ہے۔ انبیاء پر مصائب آئے۔ اور ان پر طرح طرح کے ابتلاء آئے تو انہوں نے انعامات بھی حاصل کئے۔

انبیاء پر اگر مصائب نہ آتے اور یونہی ان کو انعامات مل جاتے تو لوگ اعتراض کرتے۔ اب بھی لوگ اگر کہیں کہ دیکھو موسیٰؑ پر تو فلاں انعام ہوا۔ وہ ہمیں کیوں نہ ملا تو تم کو چاہئے کہ اپنی حالت اور موسیٰؑ کی حالت کا مقابلہ کرو۔ اور ان کے مصائب اور اپنے مصائب کا مقابلہ کر کے دیکھو۔ پھر دیکھو کہ کیوں ان کو زیادہ انعام ملا۔

اسی طرح اگر کوئی اعتراض کرے کہ مسیح پر انعام ہوئے وہ ہمیں کیوں نہیں دیئے گئے تو وہ اپنی اور ان کی حالت کا مقابلہ کر کے دیکھیں۔

اسی طرح نبی کریم ﷺ کے متعلق اعتراض کرنے والا اپنی حالت کو دیکھے اور پھر نبی کریم ﷺ کی حالت کو دیکھے کہ کس کو زیادہ مصائب جھیلنے پڑے اور کسے زیادہ مشکلات پیش آئیں۔ اگر کوئی مشکل ان کو پیش نہ آتی۔ تب تو یہ اعتراض ہو سکتا تھا کہ کیوں ان کو اتنے انعام دیئے گئے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود کو جو جو مشکلات پیش آئیں اور جو جو مصائب ان کو برداشت کرنے پڑے ان کا اندازہ کر لو۔ اس قسم کی آزمائشیں اور امتحان جو ہوتے ہیں وہ ایک تسلی دینے کے لئے ہوتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے وقت میں جو جو مصائب مسلمانوں کو جھیلنے پڑے اس کا نقشہ بتلایا ہے۔

فرمایا:۔ مومنو! تم یاد کرو۔ جبکہ لشکر آئے۔ جب وہ تمہاری مشرقی جانب اور مغربی جانب سے آئے۔ جبکہ آنکھیں پھر گئیں اور دل منہ کو آنے لگے۔ اور تم بھی اور منافق بھی طرح طرح کے خیالات دوڑانے لگے۔ مومن تو سمجھتے تھے کہ اب یہ ابتلاء جو ہم پر آیا ہے یہ ہمارے لئے رحمت کا موجب ہو گا۔ اور ہمیں اب اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام ملیں گے۔ اور منافق خیال کرنے لگے کہ اگر یہ سچے ہوتے تو ان پر مصیبت کیوں آتی۔ اس وقت مومنوں پر ابتلاء آیا اور وہ بہت سخت ہلائے گئے اور منافق طرح طرح کی باتیں بنا بنا کر کہنے لگے کہ تمام غلط باتیں ہیں اور یہ دھوکا ہے اور ان میں سے ایک گروہ نے یہ بھی کہا کہ او یثرب والو! اب تمہارا کوئی ٹھکانا نہیں ہے۔ تم واپس لوٹ جاؤ۔ اور ان میں سے ایک گروہ رسولؐ سے اجازت مانگتا تھا کہ ہمارے مکان محفوظ نہیں ہیں۔ ان کے مکان غیر محفوظ نہیں ہیں۔ لیکن وہ تو جنگ سے بھاگنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور وہ بھاگنا چاہتے ہیں۔

اور اگر اگر دشمن ان پر چڑھ کر اندر گھس آئے تو پھر اگر ان سے وہ مرتد ہونے کے لئے کہیں تو ضرور یہ مرتد ہو جاویں۔ اور کفر کو اختیار کر لیں۔ اور ذرا دیر بھی نہ کریں انہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ وہ پیٹھ نہ پھیریں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے عہد کے متعلق سوال کیا جاوے گا۔ ان کو کہہ دو۔ کہ تمہیں بھاگنا کچھ نفع نہ دے گا۔ اگر تم بھاگ گئے تو تمہیں کچھ فائدہ نہ ہو گا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ تمہیں ضرر پہنچانا چاہے۔ تو تمہیں کوئی بچا نہیں سکتا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ نفع دینا چاہے تو اس کی نعمت کو کوئی روکنے والا نہیں ہے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی خوب جانتا ہے۔ جو دوسروں کو روکتے ہیں۔ اور ان کو بھی جانتا ہے جو دوسروں کو کہتے ہیں کہ لڑائی میں نہ جاؤ۔ اور ہمارے پاس رہو۔ وہ اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ تمہیں کچھ نفع ملے۔ اور وہ تمہیں نفع پہنچانے کے لئے بخیل ہیں۔

اور جب کوئی خوف آوے تو تو ان کو دیکھے گا کہ ان کی آنکھیں پھرتی ہیں جیسے کسی پر موت کی غشی ہو۔ اور جب ان کو امن ہو جاوے تو پھر وہ تمہیں بڑی سخت اور تیز زبانوں سے یاد کرتے ہیں۔ ان کے اعمال ضائع ہو گئے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ دشمن ابھی گیا نہیں ہے اور وہ یہی چاہتے ہیں کہ وہ باہر جنگل میں ہوں اور وہاں سے تمہاری خبریں سنیں اور اگر وہ تمہارے اندر بھی ہوں تو وہ نہ لڑیں۔ مگر تھوڑا یعنی بالکل نہ لڑیں۔

مومنوں کی حالت احزاب کے موقعہ پر بڑی خطرناک تھی۔ وہ کئی کئی دن فاقہ میں گزار دیتے تھے اور باوجود فاقہ کشی کے ان کو دشمن سے لڑنا پڑتا تھا۔

حدیثوں میں آیا ہے کہ ایک رات جبکہ بہت سخت سردی تھی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کوئی ہے جو دشمن کی خبر لاوے۔ تو اس وقت کسی کو جرات نہ ہو سکی۔ کہ نکل کر دشمن کی خبر لاوے۔ اس وقت کپڑوں کی بھی مسلمانوں کو تنگی تھی۔ سارے یہی سمجھتے تھے کہ کسی کا نام تو لیا نہیں اس لئے سوائے ایک کے اور کوئی نہ بولا۔ دوبارہ حضور ﷺ نے کہا۔ کوئی ہے جو دشمن کی خبر لاوے۔ تب پھر وہی آدمی بولا۔ پھر سہ بارہ فرمانے پر بھی وہی آدمی بولا۔ آپؐ نے اسے فرمایا۔ جاؤ جا کر دیکھ آؤ کہ دشمن کی کیا حالت ہے وہ گیا تو اس نے دیکھا کہ میدان خالی پڑا ہے اور وہاں کوئی فرد بشر نہیں ہے۔ ان کے بھاگنے کا عجیب معاملہ ہوا۔

اسی دن ایسی سخت ہوا چلی کہ ایک سردار کی آگ بجھ گئی۔ آگ بجھنے کو عرب لوگ برا سمجھتے ہیں اور ان کا خیال تھا کہ جس کی آگ بجھ گئی وہ گویا ہار گیا۔ وہ بھاگا تو اس کے ساتھ والوں نے سمجھا کہ معلوم نہیں کیا آفت پڑی ہے کہ یہ بھاگا ہے۔ وہ بھی بھاگ گئے۔ اسی طرح تمام لوگ ایک دوسرے کو دیکھ کر بھاگ گئے۔

ابو سفیان ایسا گھبرایا کہ اسے اونٹ کی رسی کھولنی یاد نہ رہی اور اس پر سوار ہو گیا۔ اور تمام لوگ راتوں رات بھاگ گئے۔ (مسلم حالات غزوہ خندق) یہ اس وقت کے متعلق پیشگوئی تھی۔

اس موقعہ پر ایک خندق کھودی گئی۔ جو کہ سلمانؓ فارسی کے بتلانے پر نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ خندق کھودی جائے۔ اس کے پھر ٹکڑے تقسیم کر دیئے گئے کہ فلاں ٹکڑے پر فلاں فلاں آدمی کام کریں اور فلاں پر فلاں' جو ٹکڑا سلمانؓ اور اس کے ساتھیوں کے سپرد تھا۔ اس میں ایک بڑا پتھر نکلا۔ جسے وہ توڑ نہ سکے تو نبی کریم ﷺ کو عرض کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ لاؤ کدال مجھے دو۔ میں توڑتا ہوں آپؐ نے پھر اس پر ایک زور سے کدال ماری۔ یہ قاعدہ ہے کہ لوہا اور پتھر ٹکرائیں تو ان میں سے آگ نکلتی ہے تو اس پتھر میں سے ایک آگ نکلی۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیصر کا ملک فتح ہو گیا۔ پھر کدال ماری تو دوبارہ آگ نکلنے پر فرمایا کہ کسریٰ کا ملک فتح ہو گیا۔ پھر آپؐ نے زور سے تکبیریں کہیں۔ منافق ہنستے تھے اور کہتے تھے کہ کھانے اور پہننے کو کچھ ملتا نہیں ہے اور رہنے کی جھونپڑیاں تک بھی میسر نہیں ہیں اور خوابیں ملکوں کی صحابہ نے رسول کریم ﷺ سے پوچھا کہ آپ تکبیریں کیوں کہتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ مجھے کسریٰ و قیصر کے ملک دکھائے گئے ہیں کہ وہ فتح ہو گئے ہیں۔ (مسلم حالات غزوہ خندق) اس مصیبت میں رحمت کا نمونہ اللہ تعالیٰ نے بتلا دیا۔ اور اس مشکل میں آئندہ راحت بتلا دی۔

اس وقت دشمن خوش ہے کہ احمدیوں میں اب تفرقہ پڑ گیا ہے اور یہ جلد تباہ ہو جائیں گے اور اس وقت ہمارے ساتھ (زلزلہ والا) معاملہ ہے۔

یہ ایک آخری ابتلاء ہے ہم پر یہ آخری موقعہ اور دشمن کا حملہ ہے خدا تعالیٰ چاہے ہم کامیاب ہوں تو انشاء اللہ پھر دشمن ہم پر حملہ نہ کرے گا بلکہ ہم دشمن پر حملہ کریں گے۔

نبی کریم ﷺ نے احزاب پر فرمایا تھا کہ اب ہم ہی دشمن پر حملہ کریں گے اور شکست دیں گے دشمن اب ہم پر کبھی حملہ آور نہ ہو گا۔ (بخاری کتاب المغازی حالات غزوہ خندق)

یہ ایک آخری ابتلاء ہے اس سے اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ رکھے تو دشمن کو پھر کبھی خوشی کا موقعہ نہ ملے گا۔

جنگیں تو احزاب کے بعد میں بھی ہوتی رہی ہیں لیکن پھر دشمن کو یہ حوصلہ نہیں ہوا کہ مسلمانوں پر حملہ آور ہو۔ اسی طرح یہ آخری فتنہ ہے پس تم دعا میں لگ جاؤ۔

دعاؤں میں لگ جاؤ کہ زلزلہ کے دن دور ہوں اور یہ جو ہمارے درمیان فرق پڑ گیا ہے۔ یہ فرق مٹ جاوے۔ اور یہ تفرقہ اتحاد ہو جاوے۔ بچھڑے ہوئے مل جاویں جو ٹوٹے ہوئے ہیں وہ جڑ جاویں اور جو اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود سے وعدے کئے تھے ہمارے ہاتھوں پر پورے ہوں۔

اگر ان مصائب سے ہم نکل جاویں تو ہم دشمن پر فتحیاب ہوں گے۔

ہمارے پاس لڑائی کا سارا سامان موجود ہے۔ ہمیں ان اشیاء کی کچھ ضرورت نہیں ہے جو کہ ہمارے پاس نہیں ہیں جو ہتھیار ہمارے استعمال کے لئے ہمیں مسیح موعود دے گئے ہیں ہمارے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم نسیم سیفی صاحب

بیرونی ممالک کے بعض نو احمدی احباب اور ان کا قابلِ رشک اخلاص

مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے مشرق وسطیٰ' یورپ اور مغربی افریقہ کے متعدد مشنوں میں قیام کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ 1945ء میں نائیجیریا جاتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی ذرہ نوازی کے نتیجہ میں مجھے کوئی چار ماہ تک فلسطین رہنے کا موقعہ ملا تھا۔ اسی طرح 1950ء میں تقریباً چھ ماہ تک انگلینڈ میں رہنے کا موقعہ ملا۔ اور مغربی افریقہ میں تو سالہا سال تک خدمت دین کے میدان میں کام کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ میں ذاتی تجربہ اور مشاہدہ کی بناء پر کہہ سکتا ہوں کہ بیرونی ممالک میں جماعت احمدیہ کی عظیم الشان مساعی کے نتیجہ میں احمدیت قبول کرنے والے احمدی ایمان و اخلاص میں دوسروں سے نہ صرف یہ کہ کم نہیں ہیں بلکہ بہت سوں سے اس لحاظ سے آگے ہیں اور ان کے لئے ایک نمونہ ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی کہ تیرے لئے شام کے ابدال اور عرب کے نیک افراد دعائیں کرتے ہیں۔

میں نے دیکھا کہ فلسطین میں جن احمدیوں کو حضرت اقدس کو بتائی گئی خدائی خبر کے مطابق احمدیت کو قبول کرنے کی توفیق ملی ہے۔ ان کی زندگیاں ہی بدل گئی ہیں۔ دین سے اب ان کو والہانہ محبت ہے۔ اور ان کی زندگی کا اوڑھنا بچھونا دعوت الی اللہ کے سوا کچھ نہیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور حضرت امام جماعت احمدیہ کے ساتھ جس دلی محبت کا میں نے ان لوگوں میں مشاہدہ کیا تھا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ مجھ سے اور میرے مربی ساتھیوں سے بھی وہ بے انداز محبت کرتے تھے اور اس ساری محبت کی تہ میں ان کی احمدیت سے اور دعوت الی اللہ سے محبت کارفرما تھی۔

انگلستان کے ایک پرانے احمدی ہیں ان کا نام بلال نٹل (Balal Nuttal) ہے۔ ذرا اندازہ کیجئے کہ وہ ایک ایسی قوم سے تعلق رکھتے ہیں جس نے سینکڑوں سال تک ایک دوسری قوم کو محکوم بنائے رکھا ہے۔ اور حبشیوں کو تو وہ انسان حال ہی میں سمجھنے لگے ہیں۔ اس سے پہلے وہ انہیں Subman یعنی انسان سے کمتر سمجھتے تھے۔ اور بار بار ان کے خون کے معائنہ کر کے یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کرتے تھے کہ حبشی قوم بنی نوع انسان سے کچھ کم درجے کی مخلوق ہے۔ بلال نٹل جب احمدی ہوئے تو انہوں نے سارے تکلفات کو برطرف کرتے ہوئے اپنے لئے جو نام انتخاب کیا وہ ایک حبشی کا نام تھا یعنی بلال۔ اللہ پاک ہے۔ احمدیت میں کتنا روحانی گہراپن پایا جاتا ہے۔ اور یہ کس سرعت کے ساتھ دلوں پر اثر انداز ہوتا ہے۔ نٹل صاحب نے اس بات کو قابل فخر جانا کہ ان کا عیسائی نام ہٹا کر انہیں ایک حبشی نام دے دیا جائے۔

پھر اس سے بھی بڑھ کر نٹل صاحب کو ایک خاص شوق پیدا ہوا۔ جس بات میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اسلامی دنیا میں نام پیدا کیا یعنی نماز کے لئے بلانے میں۔ وہی کام وہ بھی (یعنی نٹل صاحب بھی) کرنا ایک سعادت عظمیٰ تصور کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ ان سے ملئے۔ آپ کو یہ معلوم کرنے میں دیر نہیں لگے کہ ان کو نماز کے لئے بلانے کا ازحد شوق ہے۔ یا پھر وہ طرز انگلستانی میں سورۂ فاتحہ آپ کو سنانے کے شوق کا اظہار کریں گے۔

اس وقت دنیا کے سب سے الجھے ہوئے مسائل میں سے ایک مسئلہ رنگ و نسل کا ہے۔ اس کے متعلق حکومتوں کے قانون بے کار ثابت ہو رہے ہیں۔ لیکن احمدیت میں آکر یہ مسئلہ جڑھ سے اکھڑ جاتا ہے۔ جب میں نے ایک دفعہ نائیجیریا کی احمدیہ جماعت کے سالانہ جلسہ پر بلال نٹل صاحب کا ذکر کیا۔ اور دین سے ان کے اخلاص کا ذکر کرتے ہوئے ان کے نام پر بھی روشنی ڈالی۔ تو نائیجیرین دوستوں نے خوشی کے نعروں سے فضا میں ایک دلکش ارتعاش پیدا کر دیا۔ دین کی تعلیم کا موازنہ خصوصاً وہ نمونہ جو اس وقت دنیا کے ایک بہت بڑے مسئلہ کو حل کرنے کا باعث بن سکتا ہے بلال نٹل کی زندگی میں دیکھا جا سکتا ہے۔

عبدالرشید فاگل (Vogel) سوئٹزرلینڈ کے ایک احمدی ہیں۔ انہوں نے نائیجیریا کے قیام کے دوران احمدیت قبول کی تھی۔ ہوا یوں کہ انہوں نے ایک دفعہ ایک لوکل اخبار میں ہماری طرف سے دینی کتب کا اشتہار پڑھا۔ یہ اشتہار پڑھتے ہی انہوں نے وہ ساری کی ساری کتب منگوا لیں۔ اور ان کتب کا کسی حد تک مطالعہ کرنے کے بعد مجھے لکھا کہ میں آپ کے مذہب کے متعلق چند ایک استفسارات کرنا چاہتا ہوں اگر آپ جواب دینے کے لئے تیار ہوں تو میں آپ کو وہ استفسارات لکھ بھیجوں۔ چنانچہ میں نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا اور انہیں لکھا کہ وہ ضرور سوال پوچھیں۔ اس سلسلہ میں ابھی....... ہم نے ایک دو خطوط ہی ایک دوسرے کو لکھے تھے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعت کر لی۔ بیعت کرنے کے کچھ عرصہ بعد انہوں نے مجھے لکھا کہ وہ لیگوس آکر (وہ اس وقت کانو میں تھے جو لیگوس سے چھ سات سو میل کے فاصلہ پر ہے) میرے ساتھ زبانی گفتگو کرنا چاہتے ہیں اور اپنی زندگی کو دینی اصولوں پر ڈھالنے کے لئے وہ ہماری اور ہماری جماعت کی زندگی کا مطالعہ کرنا چاہتے ہیں۔ ہمیں بھلا اس سے بڑھ کر اور کس بات سے خوشی ہو سکتی تھی۔ چنانچہ چند ہی روز کے بعد وہ لیگوس تشریف لے آئے۔ میں نے سوچا کہ آخر یہ یورپین ہیں ان کا کسی اچھے ہوٹل میں انتظام کرنا چاہئے چنانچہ ہوائی اڈے سے میں انہیں ہوٹل میں لے گیا۔ وہاں پہنچتے ہی کہنے لگے یہ مشن ہاؤس تو نہیں معلوم ہوتا۔ میں اس لئے آیا ہوں کہ ہفتہ عشرہ آپ کے پاس رہوں اور دن رات آپ سے علمی اور عملی فائدہ اٹھاؤں اور جماعت کو قریب سے دیکھوں۔ چنانچہ ہوٹل میں ٹھہرنے کی بجائے پھر وہ مشن ہاؤس میں ہی ٹھہرے۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ نائیجیریا سے...... سوئٹزرلینڈ واپس تشریف لے گئے۔ اس سارے عرصہ میں دین حق سے ان کی دلچسپی بڑھتی رہی۔ چنانچہ سوئٹزرلینڈ سے انہوں نے مجھے لکھا کہ ان کی دلی خواہش ہے کہ وہ دین کی خدمت کے لئے زندگی وقف کر دیں اور یہ بھی کہا کہ ان کی اہلیہ صاحبہ کے لئے بھی دعا کی جائے کہ وہ ان کے وقف کی مخالفت نہ کریں۔

بہن ناصرہ زمرمن (Nasira Zimmerman) ہالینڈ کی رہنے والی ہیں' کلام الٰہی کا ڈچ زبان میں ترجمہ کر رہی تھیں کہ دین حق کی طرف ان کو رغبت پیدا ہوئی اور جوں جوں ترجمہ کرتی گئیں اور اس پر غور کرتی گئیں۔ یہ دین حق سے قریب سے قریب تر آتی گئیں۔ حتیٰ کہ ابھی غالباً ترجمہ ختم بھی نہیں ہوا تھا کہ احمدی ہو گئیں۔ ان کے بعض مضامین اور انگریزی میں دینی موضوعات پر نظمیں پڑھنے کا موقعہ تو پہلے بھی مل چکا تھا۔ لیکن ان سے ذاتی تعارف اس وقت ہوا۔ جب ناصرہ صاحبہ نائیجیریا کی آزادی کے موقعہ پر جشن آزادی میں شرکت کے لئے حکومت کی طرف سے نائیجیریا بلائی گئیں۔ نائیجیریا میں دو چار روز قیام کے دوران انہوں نے اخباری نمائندوں کو اپنے احمدی ہونے اور اس کے بہترین مذہب ہونے کے بارے میں انٹرویو دیئے نیز ٹیلی ویژن پر ایک طویل پروگرام کے ذریعہ آپ نے دین حق کی خوبیوں کو اجاگر کیا۔

یہ چند روزہ قیام ان کی زندگی کا ایک اہم موڑ ثابت ہوا۔ کیونکہ اس قیام کے دوران انہوں نے محسوس کیا کہ افریقہ میں دعوت الی اللہ کی مہم تیز سے تیز تر کرنے کی ضرورت ہے۔ چنانچہ ہالینڈ واپس جا کر انہوں نے یہ کوشش شروع کر دی کہ انہیں نائیجیریا جانے کا موقعہ مل جائے تاکہ وہاں پر وہ دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دے سکیں۔ اگرچہ بعض بدلتے ہوئے حالات کے باعث وہ جلد تر نائیجیریا نہ آسکیں۔ لیکن بالآخر وہ اس ارادہ میں کامیاب ہو گئیں اور نائیجیریا آکر انہوں نے مشن کی زیر ہدایت دعوت الی اللہ کا کام شروع کر دیا۔ نائیجیریا سے شائع ہونے والا ہفت روزہ "ٹروتھ" پڑھنے والے جانتے ہیں کہ انہوں نے قلمی خدمت میں بھی کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ کچھ عرصہ کے بعد بعض ناگزیر حالات کی وجہ سے انہیں نائیجیریا چھوڑنا پڑا وہاں سے وہ سوڈان چلی گئیں اور وہاں جا کر وہ دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دینے لگیں۔

اب آپ ان سارے حالات پر غور کیجئے اور دیکھئے کہ ایک یورپین عورت جس کا عام حالات میں مقصود زندگی سوائے عیش و عشرت کے اور کچھ نہیں ہو سکتا کس طرح احمدیت کے زیر اثر یورپین ماحول کو ترک کر کے افریقی ماحول میں زندگی بسر کرنا شروع کر دیتی ہے۔ اور افریقہ میں اپنے وقت کو دعوت الی اللہ ہی کے لئے صرف کرتی ہے۔ احمدیت کے ذریعہ پیدا ہونے والی یہ تبدیلی اس بات کا بین ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کے ذریعہ جو نو احمدی حلقہ بگوش احمدیت ہوتے ہیں۔ ان کا اخلاص کسی دوسرے احمدی سے کسی طرح بھی کم نہیں ہوتا۔

یورپین نو احمدیوں کا ذکر کرتے ہوئے غالباً سب سے پہلے مجھے بشیر آرچرڈ کا ذکر کرنا چاہئے تھا وہ ایک لمبے عرصے سے وکالت تبشیر کے ماتحت دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ قلمی خدمات بھی ان کی نمایاں ہیں۔ ان کے بھائی عیسائی پادری ہیں خود وہ فوج میں ملازم تھے۔ جب احمدیت کی طرف توجہ پیدا ہوئی قادیان تشریف لے گئے اور وہاں سے واپسی پر حلقہ بگوش احمدیت ہو گئے۔

میں نے ان کا ذکر سب سے پہلے اس لئے نہیں کیا- (اور یہاں بھی نہایت اختصار سے کیا ہے) کیونکہ وہ ہماری جماعت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی سے زیادہ متعارف ہیں۔ جن حالات میں انہوں نے احمدیت قبول کی اور پھر اس کے معاً بعد جس اخلاص کا نمونہ انہوں نے دکھایا وہ ہمارے اخبارات میں متعدد بار مختلف رنگوں میں شائع ہوتا رہا ہے۔ مجھے ان سے ذاتی تعارف اس وقت حاصل ہوا جب میں دو چار روز کے لئے ان کے پاس سکاٹ لینڈ گیا۔ وہاں میں نے دیکھا کہ وہ دینی طریق زندگی کو اس قدر اپنانے کی کوشش کرتے ہیں کہ عام یورپین تو اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ چنانچہ اس وقت جو ان کی بیوی تھی وہ ان سے اکثر نالاں رہتی تھی اور میرے پاس بھی اس نے اپنے خاوند کی حد سے زیادہ دینی زندگی کی شکایت کی۔

حقیقت یہ ہے کہ ان کے اخلاص کی تو یہ حالت ہے کہ وہ اکثر پاکستانی مربیان کو بھی پیچھے چھوڑ جاتے ہیں۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے رؤیا میں جو سفید پرندے پکڑے تھے وہ کس شان سے ابراہیمی طیور ثابت ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت ڈالے اور انہیں مزید روحوں کو آستانہ الوہیت پر سربسجود کرنے کی توفیق دے۔

مغربی افریقہ میں جو دوست سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوتے ہیں۔ ان کے اخلاص کی یہ حالت ہے کہ ان پر رشک آتا ہے۔ میں نے غانا میں احمدیہ جماعت کے سالانہ جلسہ میں متعدد بار شرکت کی ہے۔ اس جلسہ کے موقعہ پر ایک نظارہ خاص طور پر دیکھنے والا ہوتا ہے۔ اور وہ ہے قربانی کا نظارہ۔ جب یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ دوست دعوت الی اللہ کے لئے مالی قربانیاں پیش کریں تو مختلف علاقوں کی جماعتیں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرتی ہیں۔ ان کے لوکل مربی اپنے علاقہ کے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرنے کی تلقین کرتے ہیں اور ان سے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم سید حسین احمد صاحب

شذرات

اخبارات و رسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

اصل روپ

روزنامہ امن کراچی لکھا ہے

اسلام آباد (امن نیوز) گزشتہ روز وزارت مذہبی امور کی جانب سے نفاذ شریعت کے سلسلے میں منعقدہ قومی مشاورتی کنونشن میں ملک بھر سے علمائے کرام مساجد کے خطیب اور دیگر مذہبی شخصیات مدعو تھیں وزیر اعظم محمد نواز شریف کی تقریر کے بعد جوں ہی اجتماعی دعا ختم ہوئی شرکاء نے تیزی اور پوری قوت کے ساتھ سبزہ زار کا رخ کیا جہاں ظہرانے کا بندوبست کیا گیا تھا تمام انتظام تہس نہس ہو کر رہ گیا وزارت مذہبی امور کی طرف سے "لنچ بکسوں" کا انتظام کیا گیا تھا جس کو حاصل کرنے کی جدوجہد میں علماء نے قواعد و ضوابط کو تہس نہس کر دیا اور علماء کے جوش کی تاب نہ لاتے ہوئے انتظامیہ ایک طرف ہو گئی۔ علماء کے درمیان لنچ بکس چھیننے کی جنگ میں تمام لنچ بکس تباہ ہو گئے مندوبین کے شدید اور اچانک حملے کی تاب نہ لاتے ہوئے میزیں ٹوٹ گئیں اور ایک دوسرے کو دھکے دینے کی وجہ سے شامیانے اکھڑ گئے اس دوران بعض معززین میں تلخ کلامی بھی ہوئی اور نوبت ہاتھا پائی تک آ پہنچی جس کے نتیجہ میں کئی افراد کی قمیضیں اور واسکٹیں پھٹ گئیں اور ٹوپیاں پاؤں تلے روندی گئیں مندوبین کا یہ مظاہرہ آدھے گھنٹے تک جاری رہا پولیس اہلکاروں کا کہنا تھا کہ یہ بھوک کے خلاف جہاد ہے بعد ازاں متعدد معززین کئی کئی لنچ بکس گاڑی میں لے جاتے ہوئے دیکھے گئے۔

(روزنامہ امن کراچی 7- ستمبر 98)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

میدان کارزار

مندرجہ بالا خبر پر تبصرہ کرتے ہوئے نوائے وقت میں سرراہے کے کالم نگار لکھتے ہیں۔

وزارت مذہبی و اقلیتی امور کے زیر اہتمام اتوار کے روز منعقدہ ہونے والی شریعت کانفرنس میں علمائے کرام کی بہت بڑی تعداد مدعو تھی۔ اس کانفرنس کی اخباری جھلکیوں میں بتایا گیا ہے کہ وہ پونے تین بجے جب اجلاس ختم ہوا تو علمائے کرام لنچ باکسز پر ٹوٹ پڑے اور جس کے ہاتھ میں جتنے باکس آئے اس نے بغل میں دبا لئے۔ اس طرح کھانے کا سیشن ہاتھا پائی میں تبدیل ہو گیا اور کنونشن سنٹر میدان کارزار بن گیا جس میں ایک دوسرے کی طرف بچی کھچی مرغی کی ٹانگیں، کیلے اور سیب پھینکے جانے لگے۔

یہ کنونشن صبح دس بجے سے جاری تھا۔ اس لئے سہ پہر تک علماء کرام کو بھوک تو لگنی ہی تھی۔ منتظمین کو خدا کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ یہ ون ڈش لنچ تھا۔ اگر انہوں نے پلاؤ بریانی وغیرہ کا بندوبست کر رکھا ہوتا تو خدا جانے کتنے لوگ شہید ہو جاتے کیونکہ کسی فارسی شاعر کا کہنا ہے کہ

پلاؤ برہ چو بینی شہید کن خود را
کہ مرگہائے چنیں گاہ گاہ می آید

(جب کسی بکروٹے کے گوشت کا پلاؤ دیکھو تو خود کو وہیں شہید کر ڈالو کیونکہ ایسی خوش قسمت موت کبھی کبھی ہی نصیب ہوتی ہے) منتظمین نے علماء کے ساتھ زیادتی کی کہ انہیں لنچ بکسوں پر ٹرخا دیا۔ حالانکہ شریعت کانفرنس میں مغربی طرز کا کھانا سرو نہیں کرنا چاہئے تھا بلکہ اسلامی کھانا یعنی پلاؤ زردہ کھلانا چاہئے تھا۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور 8- ستمبر 98ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

علماء کا کردار

قاری محی الدین خان ایڈیٹر روزنامہ جنگ کو تحریر کرتے ہیں۔

ادارہ جنگ نے پاکستان کی ترقی اور خوشحالی کے ضمن میں جو سروے کیا ہے وہ نہایت مناسب، مفید اور حقیقت پسندانہ ہے اس میں تمام بنیادی سوالات کو اجاگر کیا گیا ہے اور اسی طرح تمام اہم طبقہ ہائے فکر کی نمائندگی بھی کی گئی ہے اس سروے میں پہلی مرتبہ علماء اور دینی مدارس کے کردار کو زیر بحث لایا گیا ہے اور 65 فیصد افراد نے ان کے کردار کے بارے میں "بہت خراب" کا تبصرہ کیا ہے علماء اور دینی مدارس کے متعلق عوام کی رائے یقیناً تکلیف دہ اور پریشان کن ہے گو اس سے اختلاف بھی کیا جا سکتا ہے خاکسار ایک دینی مدرسہ کا استاد اور پیش امام بھی ہے ہمارا فرض ہے کہ عوام الناس میں علماء کی گرتی ہوئی ساکھ کی وجوہات تلاش کر کے ان کا ازالہ کیا جائے تین امور توجہ طلب ہیں۔ اول علماء میں برداشت بالکل ختم ہو گئی ہے جوش اور غصہ کا فوری اظہار اور پھر لاؤڈ اسپیکر پر اس نفرت کی تشہیر یہ عام وتیرہ ہو گیا ہے علماء کو چاہئے کہ حوصلہ پیدا کریں اور دوسرے کی بات دلائل سے رد کریں جو مخالفت کرے اس کو قریب کریں نہ کہ دور بھگائیں۔ دوئم۔ علماء اور دینی مدارس کے طلبہ کو چاہئے کہ دینی علوم کے ساتھ سائنسی علوم حاصل کریں ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تو چین جیسے دہریہ ملک جا کر علم حاصل کرنے کی بھی ترغیب دلائی ہے حصول علم کے نتیجہ میں علماء اپنے روزگار کے نئے ذرائع پیدا کر سکتے ہیں اور یوں انہیں روٹی کے لئے عوام کے سامنے مطالبہ کرنے کی ضرورت بھی پیش نہ آئے گی اور عزت نفس بھی بحال رہے گی۔ سوئم عوام مولوی کے نام کو سن کر نفرت کرنے لگ جاتے ہیں اس کی بنیاد خود ہم علماء نے ڈالی ہے باہم تکفیر بازی کے ذریعہ ہر فرقہ دوسرے کے نزدیک دائرہ اسلام سے خارج ہے پس ان تمام فتوؤں کو واپس لینا ضروری ہے تاکہ محبت اور اخوت کی فضاء قائم ہو سکے ہمیں یقین ہے کہ علماء ان نصائح پر غور کریں گے اور معاشرہ میں اپنے کردار پر نظرثانی کریں گے۔

(روزنامہ جنگ کراچی 25- اگست 98ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

علماء اور میڈیا

قائم الدین قادری صاحب ایڈیٹر روزنامہ جنگ کے نام لکھتے ہیں۔

آپ کے اخبار میں ختم نبوت کانفرنس لندن کی باقاعدہ خبروں کی اشاعت ہوتی رہی۔ یہ امر باعث مسرت ہے کہ ہمارے علماء بھی یورپ کا رخ کر رہے ہیں۔ پہلے تو انگریز پادری یہاں آکر اپنے دین کی اشاعت کرتے تھے۔ اب ہمارے علماء عیسائیت کے گڑھ پہنچ کر اپنی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں چونکہ ملک میں آج کل زرمبادلہ کی شدید قلت ہے لہذا ہمارے علماء کو بھی چاہئے کہ وہ اپنے دوروں کا بہترین مصرف پیدا کریں اور دوسرے لوگوں کی طرح یورپ کی رنگینیوں میں نہ کھو جائیں۔ جو بات توجہ دلانے کے لائق ہے وہ یہ کہ ہمارے علماء کو اخباری بیانات میں اپنی کامیابیوں کا ضرور ذکر کرنا چاہئے۔ کتنے عیسائی اسلام میں داخل کئے گئے۔ اشاعت قرآن، تعمیر مساجد، کتنے بچوں کو قرآن پڑھایا وغیرہ جبکہ اس کے برعکس ہمارے علماء اخباری بیانات میں قادیانیوں کی ترقی کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔ کبھی قادیانی ڈش چینل پر ساری دنیا میں خطبہ کا ذکر ہوتا ہے۔ کبھی سپین، امریکہ اور افریقہ میں قادیانی سینٹر اور تبلیغ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ ان کے اسکولوں اور اسپتالوں کا پرچا ہوتا ہے اور قادیانی عالمی بیعت کا ذکر ہوتا ہے۔ گذارش ہے کہ ایسے اخباری بیانات سے منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اور تاثر یہ ملتا ہے کہ ہم خود ان کے کارناموں کی تشہیر کر رہے ہیں۔ میڈیا کے اس نئے دور کی باریکیوں سے ہمارے علماء غافل دکھائی دیتے ہیں۔ انہیں چاہئے کہ اپنے کردار مثبت رکھیں اور اپنے کارناموں کی اشاعت بھی ملکی پریس میں گاہے بگاہے کیا کریں۔

(روزنامہ جنگ کراچی 17- اگست 98ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

فتویٰ

سرِراہے کے کالم نگار لکھتے ہیں۔

جے یو آئی (س) کے قائد مولانا سمیع الحق نے کہا ہے کہ سی ٹی بی ٹی پر دستخط قرآن کریم اور سنت نبویؐ سے غداری کے مترادف ہے لہذا اس معاہدے کی منظوری دینے والے مسلمان نہیں رہیں گے۔

ہمیں افسوس ہے کہ ہمارے علمائے دین خواہ مخواہ لوگوں کو دین سے خارج کرنے کے بہانے تلاش کرتے رہتے ہیں۔ ایک زمانہ تھا کہ علماء لوگوں کو دین میں داخل کر کے خوش ہوا کرتے تھے۔ اب اس بات پر فخر کرتے ہیں کہ ہم نے اتنے لاکھ لوگوں کو دین سے نکالا۔ بھلا سی ٹی بی ٹی پر دستخطوں کا اسلام سے کیا تعلق ہے؟ جو لوگ اس کے حق میں ہیں وہ بھی مسلمان ہیں جو اخلاص کے ساتھ مخالفت کر رہے ہیں، وہ بھی اسلام سے خارج نہیں ہیں۔ شکر ہے کہ مولانا سمیع الحق سی ٹی بی ٹی کے مخالفوں کو صرف خارج از اسلام قرار دینے تک محدود رہے ورنہ مولانا ظفر علی خاں کے زمانے میں ایک مولوی صاحب نے ان کی کسی بات پر ناراض ہو کر فتویٰ جاری کیا تھا کہ وہ اسلام سے خارج ہو گئے ہیں لہذا ان کی بیوی کو از خود طلاق ہو گئی ہے اور اب کوئی بھی مسلمان اسے نکاح کی پیشکش کر سکتا ہے۔ ایسی ہی باتوں سے لوگ علماء سے متنفر ہونے لگتے ہیں اور بالآخر دین سے برگشتہ ہو جاتے ہیں۔

(نوائے وقت لاہور 16- ستمبر 98ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

تاریخ سے سبق سیکھیں

قیوم نظامی صاحب لکھتے ہیں۔

جناب ذوالفقار علی بھٹو نے جب احمدیوں کو اقلیت قرار دینے کے لئے آئینی ترمیم کی تو خوشامدین نے انہیں مجاہد اسلام اور محافظ اسلام کا لقب دینا شروع کر دیا۔ راقم نے ایک اجلاس میں ان سے کہا کہ پاکستان کے عوام نے آپ کو قائد عوام تو تسلیم کر لیا مگر مجاہد اسلام کبھی تسلیم نہیں کریں گے لہذا مناسب یہ ہو گا کہ آپ سیاست کے میدان میں رہیں اور مذہب کے میدان میں کودنے کی کوشش نہ کریں کیونکہ جب بھی مذہب کا مسئلہ ہو گا تو لوگ مذہبی راہنماؤں کی طرف دیکھیں گے اور سیاستدان کو مذہبی رول ادا کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ جناب بھٹو کے خلاف جب قومی اتحاد نے تحریک شروع کی تو اسلامی خدمات ان کے اقتدار کو نہ بچا سکیں۔ میاں نواز شریف کو تاریخ سے سبق سیکھنا چاہئے، وہ ایک سیاستدان ہیں، اگر انہوں نے مذہبی پیشوا بننے کی کوشش کی تو عوام انہیں کسی صورت میں خلیفہ کے طور پر تسلیم نہیں کریں گے اور وہ اپنی سیاسی حیثیت بھی کھو بیٹھیں گے۔ وزیر اعظم پاکستان اسلامی شریعت کی معمولی سوجھ بوجھ بھی نہیں رکھتے لہذا عوام ان سے کیسے توقع کر لیں کہ وہ ایک ایسے ملک میں جہاں فرقہ واریت اپنے عروج پر ہے، ایک متفقہ شریعت نافذ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ میاں نواز شریف اپنے سیاسی اتحادیوں کو اکٹھا نہیں رکھ سکے، حالانکہ وہ تجربہ کار سیاستدان ہیں۔ ان حالات میں وہ مسجدوں اور امام بارگاہوں میں گولیاں چلانے والے انتہاپسند مذہبی فرقوں کو کیسے متحد کر سکیں گے۔

(روزنامہ جنگ لاہور 21- ستمبر 1998ء ص 6)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زراعت کالم

سید ظہور احمد شاہ

کینولا کے فوائد اور سبز تیلے کا تدارک

کہا جاتا ہے کہ پاکستان کا زرعی آب پاشی کا نظام دنیا کا بہترین نظام ہے۔ پاکستان کی زمین زرخیزی میں بھی اعلیٰ درجہ کی ہے اور پاکستان کا کسان بھی اپنے کام میں نہایت محنتی اور جفاکش ہے۔ لیکن اس کے باوجود ہم نہ صرف گندم بلکہ ہر قسم کی زرعی اشیا کے درآمد کنندگان میں سر فہرست ہیں اور سال بہ سال اس زرعی درآمدات کی مقدار اور قیمت بڑھتی چلی جارہی ہے یہی صورت حال خوردنی تیلوں کے سلسلے میں ہے۔ ہر سال خوردنی تیل کی کھپت میں اضافہ ہو رہا ہے اور نوبت بایں جارسید کہ اب اس کی درآمد پر ایک ارب ڈالر سے بھی زیادہ ملک کا قیمتی زرمبادلہ خرچ کرنا پڑتا ہے بہرحال اب اس کا مداوا کرنے کا سوچا جارہا ہے اور اس سلسلے میں کینولا کے متعلق رپورٹیں بہت امید افزا ہیں۔

کینولا کا شمار سرسوں' رایا اور توریا جیسی فصلوں میں ہوتا ہے بلکہ اسے میٹھی سرسوں بھی کہا جاتا ہے۔ اس کی ایسی اقسام موجود ہیں جن میں بو اور کڑواہٹ والے مادے بالکل نہیں ہوتے اور انہی قسموں کی کاشت اب پاکستان میں ہو رہی ہے۔ اس کی فی ایکڑ پیداوار بھی کافی زیادہ ہے اس کے علاوہ اس میں فی صد تیل کی مقدار 38 فی صد سے بھی زیادہ ہے اور اسی وجہ سے یہ دوسرے تیل والے بیجوں کے مقابلے میں اقتصادی طور پر زمیندار اور ملک کے لئے بہت فائدہ مند ہے۔ اور اسی وجہ سے اس کا زیر کاشت رقبہ تھوڑے عرصہ میں ہی 98-1997ء میں دولاکھ پینسٹھ ہزار ایکڑ ہو گیا ہے۔ ان خوبیوں کے علاوہ کینولا کا تیل غذائیت کے لحاظ سے بھی نہایت عمدہ ہوتا ہے۔ اس کی کھلی خوش ذائقہ ہونے کی وجہ سے جانور اسے نہایت شوق سے کھاتے ہیں۔

کینولا کی کاشت میں کسی قسم کی قباحت نہیں پائی گئی سوائے اس کے کہ اس پر سبز تیلے کا حملہ ہوتا ہے جس کا اگر مداوا نہ کیا جائے تو فصل کی فی ایکڑ مقدار بہت کم رہ جاتی ہے۔ فصل میں پھول نکلنے کے ساتھ ہی سبز تیلہ ایفڈ حملہ آور ہوجاتا ہے اور پھلیاں بنتے وقت گوبھی کی سنڈی کا حملہ شروع ہوجاتا ہے۔ سبز تیلہ پودے کا رس چوس کر پودے کے لئے خوراک میں موجود اجزا کی کمی کا باعث بنتا ہے اور دوسرے یہ کیڑے میٹھا مادہ پیدا کر کے پتوں پر جمع کر دیتے ہیں۔ جس پر کالی پھپھوندی کا حملہ ہوتا ہے۔ اور سارے پتے کالے ہو جاتے ہیں۔ اس کی وجہ سے پودے کا خوراک بنانے کا عمل (Photosynthesis) متاثر ہوتا ہے اور اگر حملہ زیادہ سخت ہو اور اس کا مناسب علاج نہ کیا جائے تو فصل کا نقصان 40 سے 50 فیصد تک بھی ہوسکتا ہے۔

اگرچہ تیلے کے انسداد کے لئے بہت ساری درآمد شدہ دوائیں مارکیٹ میں مل سکتی ہیں لیکن ان دواؤں کے برے اثرات یعنی ان زہروں کے بقیہ جات تیل اور کھلی میں آنے کا احتمال ہوتا ہے۔ جس سے انسانوں اور جانوروں دونوں کی صحت پر برا اثر پڑ سکتا ہے۔

ان درآمد شدہ دواؤں کے مقابلے میں ایک موثر اور آسان طریقہ بھی ہے جو کہ قیمت میں انتہائی کم اور ان دواؤں سے زیادہ موثر پایا گیا ہے۔ یہ طریقہ تمباکو کے جوشاندے کے استعمال کا ہے۔ تمباکو کا جوشاندہ بنانے کا طریق یہ ہے کہ 2 کلوگرام تمباکو کے بچے کھچے حصے یعنی Tobacco Dust کو بیس لٹر پانی میں 24 گھنٹوں کے لئے بھگونے کے بعد نصف گھنٹے تک ابالا جاتا ہے۔ بعدازاں اس کو کپڑے سے چھان لیا جاتا ہے۔ پھر اس میں آدھا کلوگرام کپڑے دھونے والا صابن اچھی طرح ملا کر حل کر لیا جاتا ہے۔ استعمال کرنے سے قبل تمباکو کے جوشاندے میں آٹھ حصے مزید پانی ملا کر پتلا کر لیا جاتا ہے۔ اس جوشاندے کے دو تین سپرے ایفڈ کے حملہ شروع ہوتے ہی دینے چاہئیں اور اگر ضرورت محسوس ہو تو مزید سپرے بھی کئے جا سکتے ہیں۔ اس سے ایفڈ کی مکمل روک تھام ہو جاتی ہے۔

یہ طریقہ نہ صرف بہت سستا بلکہ ماحولیات کے نقطہ نظر سے بھی فائدہ مند ہے کیونکہ اس جوشاندے کا بنیادی عنصر نکوٹین ہے جو کہ سپرے کے کچھ دنوں بعد ہوا میں تحلیل ہو جاتی ہے۔ اور پودوں پر اس کا کوئی اثر باقی نہیں رہتا۔ اس لئے زمیندار بھائیوں کو اس کا استعمال ترجیحی طور پر کرنا چاہئے۔ اس سلسلے میں مزید معلومات کے لئے انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ بیالوجیکل کنٹرول سیٹلائٹ ٹاؤن۔ اے۔ راولپنڈی سے رجوع کیا جاسکتا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ترقی یافتہ امریکہ میں ہر دسواں فرد بھوکا ہے

○ واشنگٹن۔ امریکہ کی معیشت میں بہتری اور ترقی سے تمام امریکیوں کو فائدہ نہیں پہنچتا ہے۔ دس میں سے ایک امریکی ایسا ہوتا ہے جس کے پاس کھانے کو کچھ نہیں ہوتا۔ وائس آف امریکہ کے مطابق خوراک کی امداد پہنچانے والی ایک ملک گیر خیراتی تنظیم کا کہنا ہے کہ عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ امریکہ میں جو شخص بھوکا ہے وہ ہے سیاہ فام مرد' بیروزگار اور بے گھر۔ تنظیم کی تحقیق کے مطابق یہ تصور غلط ہے۔ تنظیم کے مرکزوں میں دو کروڑ ساٹھ لاکھ کم آمدنی والے افراد کو پچھلے سال کھانا کھلایا گیا۔ ان کے اپنے اپارٹمنٹ تھے۔ ان میں سے چالیس فیصد بیروزگار بھی تھے۔

(جنگ 25 مارچ 1998ء)

کھیل کھلاڑی

عبدالصمد قریشی صاحب

راولپنڈی کرکٹ ٹیسٹ۔ پاکستانی ٹیم کی ناقص کارکردگی

راولپنڈی میں کھیلے جانے والے پاکستان اور آسٹریلیا کے درمیان پہلے ٹیسٹ میچ میں آسٹریلیا نے پاکستان کو ایک اننگ اور ننانوے رنز سے شکست دے کر سیریز میں ایک صفر سے برتری حاصل کرلی۔

سکور آسٹریلیا۔ 513 تمام کھلاڑی آؤٹ

پاکستان پہلی اننگ 269 تمام کھلاڑی آؤٹ

پاکستان دوسری اننگ 145 تمام کھلاڑی آؤٹ

خلاف توقع پاکستان کی جانب سے بہت مایوس کن کارکردگی کا مظاہرہ کیا گیا۔ عام خیال یہی تھا کہ راولپنڈی کی سلو اور سپن وکٹ پر پاکستانی سپنرز آسٹریلیا کے بیٹسمینوں کے لئے خاصی مشکلات پیدا کریں گے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ پاکستان کی جانب سے تین باقاعدہ سپنرز کو ٹیم میں شامل کیا گیا۔ سپن وکٹ تیار کرنے کی ایک وجہ غالباً یہ بھی تھی کہ آسٹریلیا کے مشہور زمانہ لیگ سپنر "شین وارن" ان فٹ ہونے کی وجہ سے ٹیم میں شامل نہیں ہیں اور آسٹریلیا کی ٹیم شاید ان کی غیر موجودگی میں اس شعبے میں نسبتاً خاصی کمزور ہوگی۔ مگر ماہرین کے تمام اندازوں کے برخلاف آسٹریلیا کے کھلاڑیوں نے کھیل کے تمام شعبوں باؤلنگ' بیٹنگ اور فیلڈنگ میں پاکستانی ٹیم کو شکست دے دی پاکستان کی طرف سے جو جال آسٹریلیا کی ٹیم کے لئے بچھایا گیا تھا اس کا خود پاکستانی کھلاڑی ہی شکار ہو گئے۔ فاسٹ باؤلرز کے لئے بظاہر اس وکٹ میں کامیابی کے کوئی خاص چانسز نہ تھے مگر اس کے باوجود وسیم اکرم نے خاصی محنت سے اچھی گیندیں کروائیں۔ ان کے علاوہ پاکستان کے دوسرے باؤلرز خاص طور پر سپنرز نے انتہائی مایوس کن باؤلنگ کا مظاہرہ کیا۔ نتیجتاً آسٹریلین بیٹسمینوں نے پہلی اننگ میں 244 رنز کی برتری حاصل کرلی۔ دوسری طرف آسٹریلین باؤلرز نے اس مردہ وکٹ کا بھرپور فائدہ اٹھایا آسٹریلیا کے فاسٹ اور سپن باؤلرز نے صحیح لائن اور لینگتھ کے مطابق باؤلنگ کرواتے ہوئے دونوں اننگز میں پاکستانی بیٹسمینوں پر اپنا دباؤ قائم رکھا۔ اور کسی بھی مرحلہ پر پاکستانی بیٹسمینوں کو دباؤ سے نہ نکلنے دیا اور آسٹریلین فیلڈرز نے بھی اپنے باؤلرز کا خوب ساتھ دیا۔ آسٹریلین کیپٹن مارک ٹیلر نے نہایت عمدہ کپتانی کا مظاہرہ کیا۔ پاکستانی بیٹسمینوں میں سے سعید انور نے پہلی اننگ میں 145 رنز بنائے ان کے علاوہ معین خان اور مشتاق احمد نے اچھی بیٹنگ کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ ثابت کیا کہ اگر احتیاط اور توجہ سے بیٹنگ کی جاتی تو اچھی اننگز کھیلی جاسکتی تھیں۔ پاکستان کو دوسری اننگ میں دباؤ کا ضرور سامنا تھا مگر پاکستانی بیٹسمینوں نے ضرورت سے زیادہ دباؤ اپنے اوپر طاری کر لیا۔ صرف سلیم ملک ہی آسٹریلین باؤلرز کے سامنے ڈٹے رہے۔ پاکستان کی اس شکست میں ٹیم کی سلیکشن اور وکٹ نے بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔ جتنے فاسٹ باؤلرز اس وقت پاکستان کے پاس ہیں دنیا کے کسی اور ملک کے ہاں نہیں ہیں۔ تمام کرکٹ کھیلنے والے ممالک اس شعبہ میں پاکستان کی برتری کو تسلیم کرتے ہیں۔ یہ درست ہے کہ ہر میزبان ملک کو اپنی پسند کی وکٹیں بنانے کا پورا حق ہے مگر وسیم اکرم' وقار یونس' شعیب اختر' محمد زاہد' محمد اکرم' عاقب جاوید جیسے عالمی شہرت یافتہ فاسٹ باؤلرز کے ہوتے ہوئے بے جان وکٹیں بنانے کا کوئی جواز نہیں بنتا۔ نہ جانے کیوں ان باؤلرز کی صلاحیتوں سے خاطر خواہ فائدہ نہیں اٹھایا جاتا اور راولپنڈی کے ٹیسٹ میں میں پاکستان کی طرف سے کم از کم ایک فاسٹ باؤلر کی کمی شروع ہی سے محسوس کی گئی۔ وقار یونس کے ان فٹ ہونے کے بعد شعیب اختر جو کہ اس وقت دنیا کے تیز ترین باؤلر ہیں کو ٹیم میں شامل کرنا چاہئے تھا اس کے علاوہ ان فارم اعجاز احمد کا ٹیم سے اخراج بھی نقصان دہ ثابت ہوا۔

ورلڈ کپ جس میں کہ اب زیادہ عرصہ نہیں رہ گیا اس کی تیاری کے لئے ضروری ہے کہ انگلستان کی کنڈیشنز کو سامنے رکھ کر تیاری کی جائے وہاں پر زیادہ تر فاسٹ باؤلرز ہی زیادہ کامیاب ہوتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں کے موسمی حالات میں گیند کو سوئنگ کرانے میں بہت مدد ملتی ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ پاکستان کے سپنرز بہت باصلاحیت ہیں مگر ان کے ساتھ فاسٹ باؤلرز کی صلاحیتوں سے بھی ہمیں بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے۔

ورلڈ کپ کی تیاری کے لئے ضروری ہے کہ آئندہ میچز میں کم از کم سپورٹنگ وکٹیں تیار کی جائیں (جن میں باؤلرز اور بیٹسمین دونوں اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرسکتے ہیں) رہا پاکستان کے بیٹسمینوں کا سوال تو پاکستانی بیٹسمین ہر قسم کے حالات اور ہر وکٹ پر اچھے کھیل کا مظاہرہ کر سکتے ہیں۔

پاکستانی ٹیم یہ میچ ہار گئی مگر حقیقت یہ ہے کہ صلاحیت کے اعتبار سے پاکستانی ٹیم کسی سے کم نہیں۔ اگر ہم اپنی غلطیوں کو نہ دہرائیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ کھلاڑیوں میں اعتماد اور صحیح کمبی نیشن پیدا کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ آنے والے میچوں میں ہم کامیابی حاصل نہ کریں۔ اور یقیناً پاکستانی کھلاڑیوں میں اس کی بھرپور صلاحیت ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عطیہ خون
خدمت بھی۔ عبادت بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ عزیز وقاص احمد ابن مکرم بشارت وحید صاحب ناصر آباد ربوہ عرصہ پانچ سال سے دماغی تشنج میں مبتلا ہے۔ کافی علاج معالجہ کے باوجود افاقہ کی صورت نظر نہیں آرہی۔

○ مکرمہ حنیفہ بی بی صاحبہ بیوہ محمد فیروز صاحب مرحوم مانگٹ اونچا ضلع حافظ آباد عرصہ اڑھائی ماہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرم محمد سلیم اختر صاحب چاہ میراں لاہور کی خالہ صاحبہ اور بھتیجا مختلف عوارضات کی وجہ سے شور کورٹ شہر میں تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔

○ مکرمہ امتہ الحمید صاحبہ اہلیہ صلاح الدین ڈرائیور صاحب دارالعلوم غربی گردوں میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرم محمد شعیب صاحب طاہر مربی سلسلہ پاؤں میں ایگزیما کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرم نور احمد صاحب سابق کارکن سلسلہ دارالعلوم غربی عرصہ دو تین ماہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرم خواجہ منیر احمد صاحب دارالعلوم غربی عرصہ سے صاحب فراش ہیں۔

○ طلعت منور صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر منور احمد صاحب آف ایوری کوسٹ شدید بیمار ہیں۔

ان سب مریضوں کی شفایابی کے لئے اور درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے 29- ستمبر 98ء کو مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب مربی سلسلہ کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ بچے کا نام راحیل چوہدری تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری احمد علی صاحب ریٹائرڈ ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول کا پوتا اور چوہدری عبدالقدوس وڑائچ مرحوم سابق مینجر سندھ سٹیٹس کا نواسہ ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ بچے کو صحت و سلامتی والی نیک اور صالح لمبی زندگی عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم میاں مظفر علی صاحب ولد میاں اکبر علی صاحب مرحوم آف 16 نابھہ روڈ پرانی انار کلی لاہور مورخہ 7- 8- اگست 1998ء کو اپنے گھر میں ایک حادثہ کے دوران اللہ کو پیارے ہو گئے۔ انہوں نے اپنی یادگار دو بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

احباب سے موصوف کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ربوہ میں لوڈشیڈنگ

○ واپڈا حکام نے مطلع کیا ہے کہ ربوہ اور احمد نگر میں تا اطلاع ثانی بجلی کی لوڈشیڈنگ کے اوقات درج ذیل ہوں گے۔

ربوہ۔ صبح ساڑھے چھ بجے تا 7 بجے
دوپہر 12 بجے تا 1 بجے
رات 8 بجے تا 9 بجے

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

احمد نگر۔ صبح ساڑھے چھ بجے تا 7 بجے
گیارہ بجے تا ساڑھے بارہ بجے
شام 6 بجے تا 7 بجے
رات 10 بجے تا ساڑھے دس بجے

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

ہفتہ 10- اکتوبر 1998ء

12-40	رات۔ چلڈرنز کلاس نمبر 112
1-10	رات۔ طبی معاملات۔ جوڑوں کے درد۔
1-45	رات۔ خطبہ جمعہ 98-10-9
2-55	رات۔ حضرت صاحب کی ملاقات فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ۔
4-35	رات۔ چلڈرنز کلاس نمبر 112۔
5-10	صبح۔ لقاء مع العرب۔
6-05	صبح۔ خطبہ جمعہ۔ 98-10-9
7-15	صبح۔ اردو کلاس۔ 98-10-7
8-20	صبح۔ کمپیوٹرز سب کے لئے
8-55	صبح۔ حضرت صاحب کی ملاقات فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ۔
11-05	دوپہر۔ چلڈرنز کلاس نمبر 112۔
11-35	دوپہر۔ سرائیکی پروگرام۔ حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات سرائیکی ترجمہ۔ 95-6-23
12-40	دوپہر۔ درس ملفوظات۔ از جمال الدین شمس۔
12-50	دوپہر۔ طبی معاملات۔ جوڑوں کے درد۔
1-20	دوپہر۔ لقاء مع العرب۔
2-20	دوپہر۔ اردو کلاس۔
3-25	دوپہر۔ احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ تقریر
4-35	سہ پہر۔ ڈینش زبان سیکھئے۔
7-15	رات۔ بچوں کی ملاقات۔ 98-10-10
8-25	رات۔ لقاء مع العرب۔
9-25	رات۔ التفسیر الکبیر۔ پروگرام نمبر 13۔
10-15	رات۔ اردو کلاس۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 3

لئے وہی کافی ہیں۔

حضرت مسیح موعود کی کتابوں میں کافی ہتھیار موجود ہیں ان کو استعمال کرو۔ ظاہری ہتھیاروں توپوں، بندوقوں، تلواروں وغیرہ کی ہمیں کچھ ضرورت نہیں ہے۔ جو ہتھیار حضرت مسیح موعود ہمارے لئے چھوڑ گئے ہیں وہ ہمارے لئے کافی ہیں ان سے ہم ایک ہی وار میں شیطان کا کام تمام کر سکتے ہیں۔

پس تم ان ہتھیاروں کو اپنے استعمال میں لاؤ اور دعاؤں میں لگ جاؤ۔ ہر روز صبح و شام پانچوں نمازوں میں اور تہجد کو اٹھ اٹھ کر دعائیں کرو۔ یہ ایک ابتلاء ہے۔ خدا تعالیٰ ہمیں آزماتا ہے۔ کہ ہمیں مسیح موعود اور ان کی تعلیم سے کتنی محبت ہے۔

آج جمعہ کا دن ہے۔ یہ قبولیت کا دن ہوتا ہے آج شام تک بیٹھ کر ہر ایک آدمی جس طرح اس سے ہو سکے وہ دعاؤں میں لگا رہے۔ اور اگر کسی کو طاقت ہو تو وہ روزے بھی رکھے اور صدقہ دو، خیرات کرو۔ یہ ہماری کوتاہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل اور رحم کرے۔ یہ فتنہ دور ہو۔ ترقیات ملیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہو۔

(الفضل 25 مارچ 1914ء)

☆......☆......☆......☆

بقیہ صفحہ 4

اکٹھا کیا ہوا روپیہ میز پر لا کر رکھ دیتے ہیں۔ اس کے بعد انفرادی طور پر قربانی کا وقت آتا ہے۔ تو مرد عورتیں اور بچے سب کے سب صدر صاحب کی میز کی طرف والہانہ طور پر لپکتے ہیں۔ اور پونڈ شلنگ اور پنس جو کچھ بھی وہ دے سکتے ہیں دیتے ہیں۔ یہ نظارہ نہایت ہی ایمان افروز ہوتا ہے۔ اگرچہ یہ لوگ دور دور سے کافی روپیہ خرچ کر کے جلسہ میں شمولیت کے لئے آتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود دعوت الی اللہ کا جذبہ انہیں اس بات پر مجبور کرتا ہے کہ وہ مزید قربانیاں کریں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے اور ان کے اس ایمانی مظاہرہ کو ازدیاد اخلاص کا باعث بنائے۔

1955ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی بغرض علاج یورپ تشریف لے گئے تو نائیجیریا کی جماعت نے فیصلہ کیا کہ انہیں اپنا ایک نمائندہ حضرت امام جماعت احمدیہ کی عیادت کے لئے یورپ بھیجنا چاہئے۔ چنانچہ اس کام کے لئے وہاں کے ایک نہایت مخلص دوست مسٹر اے جی کوکو (Mr.A.G.Kuku) کا انتخاب ہوا اور وہ حضرت صاحب کی عیادت کے لئے یورپ تشریف لے گئے حضرت اقدس کی موجودگی میں جو اخلاص کا نمونہ مسٹر کوکو نے دکھایا۔ اس سے حضرت صاحب اتنے متاثر تھے کہ واپسی پر اپنے خطاب میں ان کا ذکر فرمایا اور اس پر نہایت خوشی کا اظہار فرمایا کہ مغربی افریقہ میں ایسے مخلص اور دین کے فدائی موجود ہیں۔

سیرالیون کے ایک دوست چیف کمانڈا (Chief Kamanda) جب تک سلسلہ احمدیہ میں داخل نہ ہوئے تھے۔ ان کی یہ حالت تھی کہ نہ صرف یہ کہ وہ سلسلہ کا ذکر تک سننا پسند نہ کرتے تھے۔ بلکہ ایک دفعہ ایک نہر کے کنارے کھڑے ہو کر انہوں نے ہمارے ایک مربی کو یہاں تک کہہ دیا تھا کہ:۔

"اگر اس نہر کا پانی الٹا بہنا شروع ہو جائے (جو کہ ناممکنات میں سے ہے) تب بھی میں سلسلہ احمدیہ میں ہرگز داخل نہ ہوں گا۔"

لیکن جب وہ سلسلہ میں داخل ہو گئے تو احمدیت سے ان کے اخلاص کی یہ حالت ہو گئی کہ ایک دفعہ جب وہاں کے عیسائی مطبع نے ہمارا اخبار چھاپنے سے انکار کر دیا تو چیف کمانڈا صاحب نے نہایت غیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں عیسائی پریس میں اپنا اخبار چھپوانا ہی نہیں چاہئے۔ ہمیں اپنا پریس لگوا لینا چاہئے تاکہ ہم اپنا اخبار بھی حسب منشاء چھاپ سکیں۔ اور دعوت الی اللہ کے لئے دوسرا لٹریچر بھی تیار کر سکیں۔ چنانچہ انہوں نے اس سلسلہ میں ایک ہزار پونڈ بلا تاخیر مشن کو چندہ کے طور پر دیا کہ اس کام میں التوا مناسب نہیں۔ ان کی اس حالت کا اس پہلی حالت سے مقابلہ کر کے دیکھئے کہ کہاں وہ کہتے تھے کہ اگر نہر کا پانی الٹا بہنا شروع ہو جائے تو پھر بھی وہ سلسلہ میں داخل نہ ہوں گے اور کہاں یہ کہ سلسلہ میں داخل ہوئے تو احمدیت کی خدمت کے لئے ہر بڑی قربانی کرنے کے لئے تیار ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے احمدیت کے لئے ان کے دل میں غیر معمولی غیرت پیدا کر دی۔

حقیقت یہ ہے کہ مخلصین کی ایک لمبی فہرست ہے۔ اور اس سے تعلق رکھنے والے واقعات نہایت ایمان افزا ہیں لیکن اس مختصر سے مضمون میں انہی چند ایک مثالوں پر اکتفا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو پھر کسی وقت بعض مزید مثالیں قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی کوشش کروں گا۔

میں یہاں اس بات کو بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ میں چاہے کتنی ہی لمبی فہرست پیش کر دوں اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہو سکتا کہ تمام کے تمام مخلصین کے نام اس فہرست میں آ گئے ہوں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ اخلاص کا دل سے تعلق ہے اور کئی کام ایسے ہوتے ہیں جو انسان کے انتہائی اخلاص پر دلالت کرتے ہیں۔ لیکن ان کا اکثر حصہ نظروں سے پوشیدہ رہتا ہے۔ اور چونکہ ان واقعات کی حقیقی اہمیت تک انسانی نگاہ پہنچنے سے قاصر ہوتی ہے۔ اس کے لئے ان کا تذکرہ رقم ہونے سے رہ جاتا ہے۔ ساری دنیا میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ حلقہ بگوش احمدیت ہونے والوں اور پھر اخلاص میں قابل رشک ترقی کرنے والوں کی تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے زیادہ ہے۔ بعض تو اس تذکرے میں شامل ہو جائیں گے۔ اور بعض رہ جائیں گے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کے اخلاص کو درجہ قبولیت سے نوازے۔ آمین

☆......☆......☆......☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 9- اکتوبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 25 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 36 درجے سنٹی گریڈ
10- اکتوبر- غروب آفتاب 5-44
11- اکتوبر- طلوع آفتاب 6-07

عالمی خبریں

کلنٹن کا مواخذہ

امریکہ کے صدر کلنٹن کا مواخذہ کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں ایوان نمائندگان میں حتمی فیصلہ کے لئے ووٹنگ شروع ہو گئی ہے۔ یہ صدر کے مونیکا سکینڈل کا فیصلہ کن موڑ ہے۔ بادی النظر میں مواخذے کی تحریک کی منظوری کا امکان ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ 60 سے زیادہ ڈیموکریٹک ارکان نے بھی اپوزیشن ری پبلیکن پارٹی کا ساتھ دینے کا اعلان کیا ہے۔ صدر کلنٹن نے کہا ہے کہ میں معافی مانگ چکا ہوں اب یہ آپ پر منحصر ہے کہ مجھے خدمت کا موقع دیں۔ ادھر خبر ملی ہے کہ صدر کی اہلیہ صدر کے حق میں سرگرم ہو چکی ہیں انہوں نے 40 ڈیموکریٹس سے ملاقات کی ہے۔

صدام کے باغیوں کیلئے 10 کروڑ

عراق کے صدر صدام حسین کا تختہ الٹنے کے لئے عراقی باغیوں کی مالی امداد کرنے کی غرض سے امریکی سینٹ نے 10- کروڑ ڈالر کا بل منظور کر کے صدر کو بھجوادیا ہے۔

ایران افغان جنگ؟

اقوام متحدہ کے نمائندے لخدار براہیمی نے امید ظاہر کی ہے کہ ایران افغان جنگ کا امکان کم ہو گیا ہے۔ ایرانی حکام کے ساتھ مذاکرات مفید رہے ہیں۔ طالبان بھی کشیدگی کے خاتمے کا مناسب حل تلاش کریں گے۔ براہیمی اب پاکستان اور عرب ممالک کا دورہ کریں گے۔

ایران افغان پہلی جھڑپ

پی ٹی وی نے خبر دی ہے کہ ایران اور افغانستان کی فوجوں کے درمیان گذشتہ روز پہلی جھڑپ ہوئی جو تین گھنٹے جاری رہی۔ اس کے بارے میں زیادہ تفاصیل نہیں ملیں۔

پوست کی کاشت پر پابندی کی امید

اقوام متحدہ کے انسداد منشیات کے عہدیدار نے افغانستان میں پوست کی پیداوار ختم کرنے کے لئے طالبان کی پیشکش کا خیر مقدم کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ مکمل پابندی کے اعلان کے منتظر ہیں۔

جاپان نے معافی مانگ لی

جاپان نے کوریا پر قبضے کے دور میں کوریائی عوام پر کئے جانے والے مظالم پر جنوبی کوریا سے معافی مانگ لی ہے۔ اس سے قبل جاپان چین سے بھی معافی مانگ چکا ہے۔ تاہم جاپان کی شاہی فوج کے ہاتھوں عصمت دری کا شکار ہونے والی جنوبی کوریا کی خواتین نے جاپانی حکومت کا معافی نامہ مسترد کر دیا ہے۔

سوئیکارنو پتری کا جلسہ

انڈونیشیا کے بابائے قوم سوئیکارنو مرحوم کی بیٹی میگاوتی سوئیکارنو پتری نے بالی میں ایک عظیم جلسہ سے خطاب کیا جس میں ایک لاکھ کی تعداد میں حاضرین جمع تھے۔ تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ یہ جلسہ انڈونیشیا کی صدارت کا انتخاب لڑنے کے لئے پہلا قدم تھا۔

بہار میں مسلم کش فسادات

بھارتی صوبے بہار میں مسلم کش فسادات سے 45- افراد ہلاک ہو گئے۔ مسجد کے لاؤڈ سپیکر سے نعرہ تکبیر بلند ہونے پر مشتعل ہندوؤں نے نمازیوں پر دھاوا بول دیا۔ مسلمانوں کے درجنوں مکانات جلادیئے گئے۔

کانگرس کا انسانی حقوق سیل

بھارت کی خالق جماعت اور طویل عرصہ تک بھارت کی حکمران رہنے والی کانگرس آئی نے کشمیر پر انسانی حقوق سیل بنانے کا اعلان کر دیا ہے۔ سیل بھارتی فوجوں کے ہاتھوں شہریوں کے جعلی مقابلوں میں ہلاکت اور انسانی حقوق کی پامالی کی تحقیقات کرے گا۔

سربیا پر حملہ کرو

امریکہ صدر کلنٹن نے کہا ہے کہ نیٹو اور امریکہ کی ساکھ داؤ پر لگ چکی ہے۔ اڑھائی لاکھ البانوی باشندوں کو سردی اور بھوک سے مرتے نہیں دیکھ سکتے نیٹو ممالک سربیا پر جلد حملہ کریں۔

ملکی خبریں

دو جرنیل مستعفی

سینیارٹی کے لحاظ سے تیسرے نمبر کے جرنیل کو آرمی چیف بنانے پر ان سے دو سینئر جرنیل علی قلی خان اور خالد نواز اعوان نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ دونوں جرنیل نئے آرمی چیف کو دیئے جانے والے گارڈ آف آنر میں بھی شریک نہیں ہوئے۔

جانا ہی بہتر تھا

سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل (ر) جہانگیر کرامت نے کہا ہے کہ نیشنل سیکیورٹی کونسل والا بیان میری ذاتی رائے تھی۔ یہ مقصد ہرگز نہیں تھا کہ معاملہ پریس میں آنا شروع ہو جائے اور اسے اچھالا جائے۔ لیکن بعض باتیں متنازع بنادی گئیں اور بلاوجہ اچھالی گئیں۔ انہوں نے کہا کہ جو کچھ ہوا مجھے اس پر افسوس ہے مگر جو ہوا وہ ٹھیک ہوا۔ میں نے اپنا ارادہ پورا کر دیا۔ اب غیر ضروری بحث ختم ہونی چاہئے۔ جنرل پرویز مشرف کو بیسٹ آف لک کہتا ہوں۔ میرا جانا ہی بہتر تھا۔

مستعفی نہیں ریٹائرڈ

جنرل کرامت کے بارے میں فوج نے بتایا ہے کہ وہ مستعفی نہیں بلکہ تین ماہ قبل ریٹائرمنٹ پر گئے ہیں۔ جنوری 99ء میں ان کے عہدے کی میعاد پوری ہونے والی تھی۔

پہلا واقعہ

امریکی جریدے واشنگٹن پوسٹ نے لکھا ہے کہ جنرل کرامت کا اقدام پاکستان میں کسی آرمی چیف کے استعفیٰ کا پہلا واقعہ ہے۔ سب حیران رہ گئے ہیں۔

سب سے طاقتور حکمران

بی بی سی کا کہنا ہے کہ جنرل کرامت کی ریٹائرمنٹ سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ نواز شریف پاکستانی تاریخ کے سب سے طاقتور حکمران ہیں۔ ان کے بارے میں قیاس آرائیاں غلط ثابت ہو گئی ہیں۔ حکومت ایک بار پھر مستحکم ہو گئی ہے۔ ثابت ہو گیا ہے کہ نواز شریف ہر بحران سے نمٹنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

پارلیمنٹ بالادست ہے

وزیر اعظم نواز شریف نے بتایا ہے کہ جب انکی سابق چیف آف آرمی سٹاف سے بات ہوئی تو وہ اپنی تجویز پر اصرار کرتے رہے۔ میں نے سابق آرمی چیف کی تجویز سے اتفاق نہیں کیا۔ جب ان سے بیان کے متعلق پوچھا تو وہ مثبت جواب نہ دے سکے۔ اتنے بڑے عہدے پر ہوتے ہوئے ایسے بیانات ذمہ داری کا مظاہرہ نہیں تھا۔ پارلیمنٹ کی بالادستی پر سودے بازی نہیں ہو سکتی۔ حکومتی اتھارٹی پر کوئی شک نہ کرے۔ آئین میں تمام اداروں کے دائرہ کار کا تعین کر دیا گیا ہے۔

شریعت بل کی متنازعہ شقیں واپس

وفاقی حکومت نے اپنے تازہ فیصلے کی رو سے شریعت بل کی متنازعہ شقیں واپس لے لی ہیں۔ آئین کے آرٹیکل 239 میں ترمیم کا فیصلہ ختم کر دیا گیا۔ ماضی کی طرح اب بھی آئینی ترمیم صرف دو تہائی اکثریت سے ہی پاس کی جاسکے گی۔ اس کے علاوہ بل میں یہ بھی ترمیم کی گئی ہے کہ حکومت اب اپنے ایک حکم سے کسی عدالتی حکم کو بھی کالعدم نہیں کر سکے گی۔ شریعت بل کی منظوری کے بارے میں قومی اسمبلی کا اجلاس ٹی وی پر لائیو دکھایا جائے گا۔

ملکی وقار کو دھچکا

محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ فوجی سربراہ کے خلاف توہین آمیز رویہ سے ملکی وقار کو دھچکا لگا ہے۔ فوجی سربراہ کا استعفیٰ ملکی سلامتی کے لئے نقصان دہ ہے۔ اس سے ملک بدترین شخصی آمریت کی لپیٹ میں آجائے گا۔ جس کسی نے بھی شریف خاندان کی لوٹ مار میں مزاحمت کرنے کی کوشش کی اسے انتقام کا نشانہ بننا پڑا۔ پیر فضل حق نے کہا نواز شریف نے فوج پر کاری ضرب لگائی ہے۔

ہر قسم کی بیماریوں کے علاج کیلئے
پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے ہومیو ڈاکٹر
1/38 محلہ دارالفضل ربوہ فون 213207
فون 213207

دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
3-30 تا 7-30 شام
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

• وولٹیج سٹیبلائزر • فریج • گیزر
• واشنگ مشین • ایئر کولر • ایئر کنڈیشنر
• کوکنگ رینج • مائیکرو ویو اوون
فخر الیکٹرونکس
1- لنک میکلوڈ روڈ جدہ ہال بلڈنگ لاہور
فون: 7223347-7231347-7354873

Quality Offset / Screen Printing
Nameplates, Stickers, Monograms, Computer Signs, Hard & Flexible Crystal Labels, Holy Gifts in Metallic Mounts, Giveaways etc. & 3 - D Hologram Stickers for Security.
Multicolour (Pvt) Limited
129-C, Rehmanpura, Lahore, Pakistan. Ph: 759 0106, Fax: (92-42) 759 4111

جرمن و پاکستانی ہومیوپیتھک ادویات
ہر قسم کی جرمن و پاکستانی ہومیوپیتھک ادویات، مدر ٹنکچرز، پوٹنسیاں، بائیوکیمک ادویات گولیاں، ٹکیاں، شوگر آف ملک اور ہومیوپیتھک کتب کی بارعائت خریداری کا مرکز
خالی ڈبیاں اور ڈراپرز بھی دستیاب ہیں۔ 117 ادویات کا دیدہ زیب بریف کیس بھی دستیاب
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 771 - 213156 -★- FAX (4524) 212299